فیصلے

پہلی، دوسری نشست: ۱۳؍جمادی الآخرہ ۱۴۲۶ھ
مطابق ۲۰؍جولائی ۲۰۰۵ء صبح ۹؍بجے سے ۱؍بجے تک
اور بعدِ مغرب سے ۱۱؍بجے شب تک۔

جدید ذرائعِ ابلاغ اور مسائلِ ہلال

بسم اللہ الرحمن الرحیم ـــ حامداً و مصلّیا و مسلّما

رمضان اور عید کے موقع پر ثبوتِ ہلال کے تعلق سے جو انتشار واختلاف ہوتا ہے وہ محتاجِ بیان نہیں لوگوں کا اضطراب اس وقت بہت بڑھ جاتا ہے، جب وہ ریڈیو، ٹیلی فون وغیرہ سے یہ معلوم کر لیتے ہیں کہ فلاں مقام پر عید منائی جارہی ہے اور ہمیں تیسواں روزہ رکھنا ہے۔ اضطراب کے باعث علمائے اہلِ سنت خاص طور سے طعن وتشنیع کا نشانہ بنتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ باضابطہ شرعی طریقے سے ثبوتِ ہلال کے بغیر چاند ہونے کا اعلان نہیں کرتے۔ اور اس بارے میں سخت احتیاط کے پابند ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ ہمارے علمائے کرام (تقبّل اللہ مساعیھم) نے ماضی میں یہی بیان فرمایا ہے کہ ثبوتِ ہلال کے باب میں ریڈیو تار، ٹیلی فون وغیرہ کا کوئی اعتبار نہیں، لیکن مواصلاتی ذرائع کی حیرت انگیز ترقی سے کل اور آج کے حالات میں نمایاں فرق پیدا ہوا ہے، اس لیے علمائے کرام سے یہ سوال ہوا کہ:

سوال (۱-۲): استفاضہ کسے کہتے ہیں اور کیا خبر رسانی کے جدید ذرائع مثلاً فون، فیکس وغیرہ سے بھی اس کا تحقق ہو سکتا ہے یا نہیں؟ بصورتِ اثبات کچھ مخصوص شرطوں

کے ساتھ یا بلا شرط؟ بر تقدیرِ اول وہ خاص شرطیں کیا ہیں؟

اس کے جواب میں علمائے کرام نے مقالات لکھے اور فقہی سیمینار بورڈ دہلی کے ساتویں سیمینار کی پہلی نشست میں اس پر زور دار بحثیں ہوئیں۔ بحث و تمحیص کے بعد درج ذیل جواب پر مندوبین کا اتفاق ہوا۔

جواب (ا)- استفاضہ خبر کا معنیٰ ہے: خبر کا پھیلنا، مشہور ہونا، شائع و ذائع ہونا، فقہائے کرام کی اصطلاح میں استفاضہ "خبر مشہور" کو کہتے ہیں۔

علامہ رحمتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے استفاضہ کے بیان میں "ان تاتی من تلك البلدة جماعات متعددون كل منهم يخبر عن اهل تلك البلدة." تحریر فرمایا۔ اس سے مستفاد ہے کہ مخبرین کی تعداد کم از کم نو (۹) ہونی چاہیے۔ البتہ اس کے لیے کثیر افراد کا آنا یا ان کا جماعت در جماعت ہونا تصویرِ مفہوم کے طور پر مذکور ہے۔ قیدِ احترازی یا شرط لازم کے طور پر نہیں۔ ورنہ بہت سی احادیثِ مشہورہ کے مشہور و مستفیض ہونے میں اشکال لازم آئے گا۔ اس لیے مندوبین کا اس پر اتفاق ہوا کہ استفاضہ متحقق ہونے کے لیے صرف یہ ضروری ہے کہ کثیر افراد خبر دینے والے ہوں۔ ایک مقام سے دوسرے مقام میں آنا یا جماعت در جماعت ہونا شرط نہیں۔

(۲) خبر رسانی کے جدید ذرائع مثلاً ٹیلی فون، موبائل فون سے استفاضہ کا تحقق ہو سکتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ ان ذرائع کو ممکن حد تک ناخدا ترسوں کے دھوکے، فریب اور جھوٹ کے اندیشے سے محفوظ رکھا جائے، ورنہ ان کے ذریعہ موصول ہونے والی خبروں کی حیثیت بازاری افواہ کی ہوگی، نہ کہ استفاضہ کی۔ "و يشير اليه قول الذخيرة "اذا استفاض و تحقق" فان التحقق لا يوجد بمجرد الشيوع"۔ جھوٹ، فریب اور جعل سازی سے حفاظت کے لیے حسب ذیل شرطوں کی رعایت لازمی ہوگی۔

(ا) جو لوگ ٹیلی فون، موبائل فون کے ذریعہ چاند ہونے کی خبر دیں انھیں قاضیِ شریعت یا اس کے سامنے اس کا معتمد فون کر کے یہ تصدیق حاصل کر لے کہ فون یا موبائل کے

ذریعہ انھوں نے ہی اطلاع دی ہے۔

(۲) اس شہر یا علاقے کے ثقہ علما یا قاضی اور دو تین دوسرے صالحین کو بھی فون کر کے پوری تصدیق حاصل کرلیں۔

(۳) یہ بھی تحقیق کرلیں کہ اس نے خود اپنی آنکھوں سے چاند دیکھا یا رویتِ عامہ ہوئی اور کثیر لوگوں نے اسے اپنا دیکھنا بتایا، یا قاضی شریعت نے ثبوتِ شرعی حاصل کر کے اس کا اعلان شہر میں کرایا، یا اس کے سامنے فیصلہ ہوا۔

(۴) مصدقہ فون یا موبائل کی تعداد نو یا اس سے زائد ہونی چاہیے۔

(۵) قاضی اپنے ساتھ دو ثقہ معاون علما بھی رکھے تاکہ وہ بھی فون سنیں اور تصدیق حاصل کر کے مطمئن ہوں، بہتر ہوگا کہ قاضی ایسا ٹیلی فون یا موبائل استعمال کرے جس کی آواز اس کے گرد وپیش کے لوگ بھی سنیں۔

(۶) دونوں شہروں کا درمیانی فاصلہ اتنا زیادہ ہو کہ وہاں سے "کتابُ القاضی اِلی القاضی" یا شہادت علی الشہادہ حاصل کرنے میں دشواری ہو۔ یہ شرط وجوبی نہیں تاہم اس سے پہلوتہی نہ کی جائے۔

(۷) جو لوگ ان جدید ذرائع سے خبر دیں ان کے بارے میں یہ یقین حاصل کرنا ضروری ہے کہ وہ اہلِ سنت و جماعت سے ہیں، بد عقیدہ و بد مذہب نہیں کہ بارہا کا تجربہ شاہد ہے کہ یہ لوگ عید منانے کی خوشی میں عموماً چاند بنا لیتے ہیں۔ ماہِ رمضان تو شاید و باید ہی ان کے یہاں تیس دن کا ہوتا ہے، بلکہ ان کے اسی جذبۂ مسابقت کے باعث بہت سی جگہوں پر علماے اہلِ سنت کو پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ استفاضہ کے لیے اگرچہ مخبر کا عادل ہونا ضروری نہیں۔ مگر عید کے معاملہ میں جن لوگوں کی جراَتِ بے جا پہلے سے معلوم ہے ان سے ہوشیار رہنا ضروری ہے۔

ان شرائط کی پابندی کے ساتھ جدید ذرائع ابلاغ سے موصول ہونے والی خبروں سے استفاضہ کے تحقق میں کسی کو شبہہ نہیں ہونا چاہیے۔ مگر اس کی اجازت صرف اسی

عالم دین کے لیے ہے جو اپنے علاقے کا سب سے بڑا فقیہ، مرجعِ فتویٰ ہو یا جسے اربابِ حل وعقد نے قاضیِ شریعت مقرر کیا ہو، ہر عالم نہ فقیہ ہے، نہ ہر فقیہ مرجعِ فتویٰ، نہ ہر ایک کو اس کا اختیار۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باسمہٖ سبحانہٗ وتعالیٰ

یہ فیصلے کی نقل مطابق اصل ہے، مجلس شرعی کے سترہویں فقہی سیمینار منعقدہ دارالعلوم نوری، اندور کے مندوبین فقہا وعلما نیز دوسرے علما وفقہاے اہل سنت نے اس پر توثیقی دستخط فرمائے ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم محمد نظام الدین الرضوی

خادم الافتا دارالعلوم الاشرفیہ مبارکپور

۲۰/۱۱/۱۴۳۵ھ - ۱۶/۹/۲۰۱۴م

